بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Regd S. No 1411

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ

رجسٹرڈ ایس نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا

اخبار

المصلح

روزنامہ

ایڈیٹر۔ عبدالقادر بی۔ اے

فی پرچہ ۲ ؍ ماہانہ دو روپے ۲ ؍ ۱ ؍

جلد ۵	۴ شہادت ۱۳۳۲ ہش ۔ ۴ اپریل ۱۹۵۳ء	نمبر ۶

پنجاب میں ملک فیروز خاں نون کی کابینہ نے اپنے عہدوں کا حلف اٹھا لیا

چار نئے وزراء کے علاوہ کابینہ میں دولتانہ وزارت کے دو سابق وزیر بھی شامل ہیں

لاہور ۳ اپریل۔ آج تیسرے پہر پنجاب میں ملک فیروز خاں نون کی کابینہ کے ممبروں نے اپنے عہدوں کا حلف اٹھایا۔ کابینہ میں دولتانہ وزارت کے دو سابق وزیر سردار عبدالحمید دستی اور سردار محمد خان لغاری بھی شامل ہیں۔ باقی چار نئے وزراء کے نام یہ ہیں:۔ منظور علی قزلباش۔ چوہدری علی اکبر۔ سید علمبردار حسین شاہ گیلانی اور شیخ مسعود صادق۔ وزیر اعلیٰ ملک فیروز خاں نون کے پاس خزانہ امن عامہ۔ عام نظم و نسق اور خوراک کے محکمے ہوں گے۔ دوسرے وزراء میں محکموں کی تقسیم اس طرح کی گئی ہے۔ سردار عبدالحمید دستی۔ زراعت۔ جنگلات۔ حیوانات۔ امداد باہمی۔ آبکاری اور ٹیکس۔

سردار محمد خاں لغاری۔ آبپاشی سرکاری عمارتیں اور سڑکیں۔ بجلی اور حمل و نقل منظور علی قزلباش۔ مال و آبادیات۔ مہاجرین و آبادکاری اور ترقیات۔ چودھری علی اکبر تعلیم۔ عدالتیں قانون سازی جیل خانہ جات۔ اخبارات اور پبلسٹی۔ سید علمبردار حسین شاہ گیلانی طبی امداد۔ صحت عامہ اور لوکل باڈیز۔ شیخ مسعود صادق صنعت اور محنت حلف اٹھانے کی رسم آج صبح ادا ہونی تھی۔ لیکن مشرقی بنگال کے نامزد گورنر چوہدری خلیق الزماں کے ڈھاکہ پہونچنے کے پروگرام میں تبدیلی ہو جانے کی وجہ سے اس میں شام تک تاخیر کرنا پڑی۔ ملک فیروز خاں نون نے گورنر مشرقی بنگال کے عہدے سے تیسرے پہر استعفےٰ دے دیا تھا۔

ملک فیروز خاں نون کے حالات زندگی

پنجاب کے نئے وزیر اعلےٰ ملک فیروز خان نون کی سیاسی زندگی کا آغاز ۱۹۲۰ء میں ہوا کہ جب آپ صوبائی مجلس قانون ساز کے رکن منتخب کئے گئے۔ آپ پنجاب میں ۱۹۲۳ء تا ۱۹۲۷ء تک

(باقی دیکھیں صٓ پر)

امن بحال کرنے اور اقتصادی مسائل حل کرنے میں حکومت سے پورا تعاون کیجیے

پنجاب کے نئے وزیر اعلےٰ عزت مآب ملک فیروز خان نون کی نشری تقریر

لاہور ۳ اپریل پنجاب کے وزیر اعلےٰ عزت مآب ملک فیروز خاں نون نے صوبے کے باشندوں سے اپیل کی ہے کہ وہ کام کاج حسب معمول پھر شروع کر دیں۔ اور صوبے کے اقتصادی مسائل حل کرنے میں حکومت کا ہاتھ بٹائیں: آج شام وزیر اعلےٰ نے ریڈیو پاکستان لاہور سے اہل پنجاب کے نام ایک تقریر نشر کرتے ہوئے فرمایا۔ اس صوبے میں پچھلے دنوں بعض سیاسی کارکنوں نے جو شروع ہی سے پاکستان کے مخالف چلے آئے ہیں ہماری اقتصادی دشواریوں سے فائدہ اٹھا کر پاکستان کی بنیادیں کھوکھلی کرنی شروع کر دیں۔ انہوں نے مذہب کی آڑ میں اس طور سے پروپیگنڈا کیا کہ معاشی اضطراب کا رخ سیاست کی طرف پھر گیا۔ اور اس طرح وہ اپنے مذموم ارادوں کی تکمیل کے لئے عوام میں سے بعض سیدھے سادے لوگوں کو آلہ کار کے طور پر استعمال کرنے میں کامیاب ہو گئے وزیر اعلےٰ نے ان کی تخریبی کارروائیوں پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا۔ میں بتا دینا چاہتا ہوں کہ پاکستان کی تباہی سے نہ صرف تمام اسلامی دنیا کو شدید نقصان پہونچے گا۔ بلکہ یہ چیز خود اسلام کو بھی سخت ضعف پہنچانے کا موجب ثابت ہوگی۔ آج بین الاقوامی حلقوں میں

(باقی دیکھیں صٓ پر)

مصر کا مقصد سوڈان کو آزاد کرانا ہے

اہل سوڈان کے نام جنرل نجیب کا نشری پیغام

قاہرہ ۳ اپریل۔ مصر کے وزیر اعظم جنرل محمد نجیب نے کل رات اہل سوڈان کے نام ایک ذاتی پیغام نشر کرتے ہوئے اعلان کیا۔ کہ مصر کا واحد مقصد سوڈان کو آزاد کرانا ہے۔ انہوں نے کہا اتحاد ہی وہ سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ جس کی مدد سے اہل سوڈان آزادی حاصل کر کے اپنی قومی امنگوں کو پورا کر سکتے ہیں سوڈان کے مستقبل کے بارے میں جو معاہدہ ہوا ہے۔ اسکو عملی جامہ پہنانے کے لئے کل خرطوم میں گورنر جنرل کمیشن کا پہلا جلسہ منعقد ہوا تھا۔ جنرل نجیب نے اس موقعہ پر ہی یہ پیغام قاہرہ ریڈیو سے نشر کیا۔ انہوں نے دوران تقریر میں اہل سوڈان کو خبردار کیا۔ کہ اگر انہوں نے پارٹیوں کے علیحدہ علیحدہ مفادات کو ترجیح دی۔ تو پوری قوم کا اجتماعی مفاد اختلافات اور منافقات کی نذر ہو جائے گا۔ جنرل نجیب نے مزید کہا سوڈان کی آزادی وہ مقصد ہے جسے مصر بہر حال حاصل کرنا چاہتا ہے۔ وہ اس مقصد کے حصول میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھے گا۔ اہل سوڈان اسے اپنی مدد کے لئے ہمیشہ مستعد پائیں گے۔

آئزن ہاور اور مالنکوف کی ملاقات وی آنا میں ہونی چاہیئے

وی آنا ۳ اپریل۔ آسٹریا کے نئے چانسلر نے کہا ہے کہ آئزن ہاور اور مالنکوف کی ملاقات کے لئے وی آنا بہت مناسب مقام ہے۔ انہوں نے یہ بھی اعلان کیا کہ آسٹریا کی حکومت دنیا کی بڑی طاقتوں پر زور دیگی کہ آسٹریا کا صلحنامہ جلد ہو جانا چاہیئے۔

مسلم لیگی امیدواروں کا اعلان کر دیا گیا

کراچی ۳ اپریل۔ آج پاکستان مسلم لیگ کے مرکزی پارلیمانی بورڈ نے سندھ کے عام انتخابات کے سلسلے میں ۶۵ امیدواروں کا اعلان کر دیا۔ یہ سب امیدوار مسلم لیگ کے ٹکٹ پر انتخابات میں حصہ لیں گے۔ نامزدگی کے کاغذات کل داخل کئے جائیں گے۔ آئندہ پیر اور منگل کو ان کی جانچ پڑتال ہوگی اور انتخابات اگلے ماہ کی ۴ تاریخ سے شروع ہونگے۔

صاحب جائیداد مہاجرین کو کرایہ سے مستثنیٰ قرار دینے کی تجویز

کراچی ۳ اپریل۔ وزیر داخلہ نواب مشتاق احمد گورمانی نے آج پارلیمنٹ میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے بتایا کہ مرکزی دفاتر میں کام کرنے کے اوقات کم کرنے کی تجاویز کا عنقریب فیصلہ کر دیا جائے گا۔ وزیر مہاجرین ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی نے بتایا کہ جو مہاجرین جائیدادیں چھوڑ کر آئے ہیں۔ اور یہاں انہیں کرایہ ادا کرنا پڑ رہا ہے۔ حکومت انہیں کرایہ سے مستثنیٰ قرار دینے کی تجویز پر غور کر رہی ہے۔ وزیر نشریات و اطلاعات کی حیثیت سے انہوں نے یہ بھی بتایا کہ چاٹگام جیسور اور سلہٹ میں چھوٹے چھوٹے ریڈیو اسٹیشن قائم کرنے کے لئے ضروری مشینیں پہنچ گئی ہیں۔ لیکن مالی مشکلات کی وجہ سے اسٹیشن قائم کرنے میں ابھی کچھ دیر لگے گی۔ ۴ جہاز کل صبح کراچی پہونچے گا۔ یہ انتہائی تیز رفتار ہوائی سروس ہوگی۔ اس کے جہاز ۱۰ ہزار میل کا یہ سفر ۲۶ گھنٹے میں طے کریں گے۔

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

ربوہ ۳ اپریل۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت اچھی ہے۔ لیکن پاؤں میں تکلیف ابھی کچھ باقی ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

لنڈن سے جاپان تک ۳۶ گھنٹے میں

کراچی ۳ اپریل۔ لنڈن سے جاپان تک جو نئی مسافر سروس جاری ہوئی ہے۔ اس کا پہلا ہوائی جہاز لنڈن سے روانہ ہو چکا ہے۔ یہ ۴

نئی دہلی ۳ اپریل۔ ریاست تری پورہ کے ایک گاؤں میں فرقہ وارانہ فساد ہو گیا۔ جس میں دو آدمی ہلاک اور کئی زخمی ہوئے۔

عبدالقادر پرنٹر و پبلشر نے کلیم پریس لارنس روڈ میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین کراچی سے شائع کی

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا پاک کلام

اسلام کی بنیاد پانچ باتوں پر رکھی گئی ہے۔

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم-اے

عبداللہ ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اسلام کی بنیاد پانچ باتوں پر رکھی گئی ہے (۱) اسبات کی دل اور زبان سے گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ہستی قابلِ پرستش نہیں اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول ہیں۔ (۲) نماز کو قائم کرنا۔ (۳) زکوٰۃ ادا کرنا (۴) حج بجالانا اور (۵) رمضان کے روزے رکھنا

تشریح یاد رکھنا چاہیئے کہ جہاں اوپر والی حدیث یعنی پہلی حدیث میں ایمان کی تشریح بیان کی گئی تھی۔ وہاں موجودہ حدیث میں اسلام کی تشریح بیان کی گئی ہے۔ اور ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ ایمان عقیدہ کا نام ہے۔ اور اسلام عمل کا نام ہے۔ اور دین کی تکمیل کے لئے یہ دونوں باتیں نہایت ضروری ہیں۔ اور یہ جو ان دونوں حدیثوں میں۔ خدا اور رسول پر ایمان لانے کو مشترک رکھا گیا ہے اسکی یہ وجہ ہے کہ پہلی حدیث میں تو ایمان باللہ اور ایمان بالرسول صرف دل کے عقیدہ اور زبان کی تصدیق کو ظاہر کرنے کے لئے شامل کیا گیا ہے مگر دوسری حدیث میں وہ عمل کی بنیاد بننے کی حیثیت میں داخل کیا گیا ہے۔ بہرحال موجودہ حدیث کی رو سے اسلام کی تعریف میں سب سے اول نمبر پر یہ بات رکھی گئی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی توحید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان لایا جائے تاکہ ایک مسلمان کا ہر عمل اسی مقدس عقیدہ کی بنیاد پر قائم ہو کہ خدا ایک ہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف سے آخری شریعت لانے والے نبی ہیں۔ اس کے بعد چار عملی عبادتیں گنائی گئی ہیں۔ جو یہ ہیں۔ (۱) پہلی عبادت صلوٰۃ یعنی نماز ہے۔ جس کے معنے عربی زبان میں دعا اور تسبیح و تحمید کے ہیں۔ نماز دن رات کے چوبیس گھنٹوں میں پانچ نمازوں کی صورت میں فرض کی گئی ہے۔ اور جسمانی طہارت یعنی مسنون وضو کے بعد ادا کی جاتی ہے ان پانچ نمازوں میں سے۔ ایک صبح کی نماز ہے جو صبح صادق کے بعد اور سورج نکلنے سے پہلے پڑھی جاتی ہے۔ دوسرے ظہر کی نماز ہے۔ جو سورج کے ڈھلنے یعنی دوپہر کے بعد پڑھی جاتی ہے۔ تیسرے عصر کی نماز ہے۔ جو سورج کے کافی نیچا ہو جانے کے وقت پڑھی جاتی ہے۔ چوتھے مغرب کی نماز ہے جو سورج کے غروب ہونے کے بعد پڑھی جاتی ہے۔ اور پانچویں عشاء کی نماز ہے۔ جو شفق کے غائب ہونے کے بعد پڑھی جاتی ہے۔ اس طرح نہ صرف دن کے مختلف اوقات کو بلکہ رات کے ہر دو کناروں کو بھی خدا کے ذکر اور خدا کی عبادت اور خدا سے اپنی دعاؤں کی طلب میں خرچ کیا جاتا ہے۔ نماز کی غرض و غایت خدا تعالیٰ سے ذاتی تعلق پیدا کرنا اور اسکی یاد کو اپنے دل میں تازہ رکھنا اور اس کے ذریعہ اپنے نفس کو فحشاء اور منکرات سے پاک کرنا اور خدا سے اپنی حاجتیں طلب کرنا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ارشاد کے مطابق کامل نماز وہ ہے جس میں نماز پڑھنے والا اس دوران سے معمور ہو۔ کہ میں خدا کو دیکھ رہا ہوں یا کم از کم یہ کہ خدا مجھے دیکھ رہا ہے۔ نماز کے اوقات میں انسانی زندگی کے مختلف حصوں کی طرف لطیف اشارہ رکھا گیا ہے۔ اور اسی لئے دن کے آخری حصہ میں جب رات کی تاریکی قریب آ رہی ہوتی ہے نمازوں کے درمیانی وقفہ کو کم کر دیا گیا ہے۔ تاکہ اس بات کی طرف اشارہ کیا جائے۔ کہ عالم آخرت کی تیاری عمر کی زیادتی کے ساتھ تیز سے تیز تر ہوتی چلی جانی چاہیئے۔ نماز کی عبادت حقیقتہً روحانیت کی جان ہے۔ اور اسی لئے اسے مومن کا معراج قرار دیا گیا ہے۔ اور نماز کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذاتی شغف اور ذاتی سرور کا یہ عالم تھا۔ کہ آپ فرماتے ہیں۔ قرۃ عینی فی الصلوٰۃ یعنی "نماز میں میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے"۔

(۲) دوسری عملی عبادت اسلام میں زکوٰۃ ہے۔ جس کے معنے کسی چیز کو پاک کرنے اور بڑھانے کے ہیں۔ زکوٰۃ کی بڑی غرض یہ ہے۔ کہ ایک طرف امیروں کے مال میں سے غریبوں کا حق نکال کر اسے پاک کیا جائے۔ اور دوسری طرف غریبوں اور بے سہارا لوگوں کی امداد کا سامان کر کے۔ قوم کے مقام کو بلند اور اس کے افراد کو اوپر اٹھایا جائے زکوٰۃ کا ٹیکس چاندی سونے اور چاندی سونے کے زیورات اور چاندی سونے کے سکوں پر (جن میں کرنسی نوٹ بھی شامل ہیں) اڑھائی فیصدی سالانہ کے حساب سے مقرر ہے۔ مگر یاد رکھنا چاہیے کہ سونے کا علیحدہ نصاب مقرر نہیں ہے۔ بلکہ چاندی کے نصاب کی قیمت کی بنیاد پر سونے کے نصاب کا فیصلہ کیا جائے گا۔ جو لازماً ان دو دھاتوں کی نسبتی قیمت کے لحاظ سے بڑھتا گھٹتا رہے گا۔ تجارتی مال پر بھی اڑھائی فی صدی سالانہ کی شرح مقرر کی گئی ہے۔ زرعی زمینوں اور باغات کی فصل پر بارانی فصل کی صورت میں دسواں حصہ اور مصنوعی آب پاشی کی صورت میں بیسواں حصہ زکوٰۃ مقرر ہے۔ بھیڑ بکریوں کی صورت میں۔ قطع نظر تفصیلات کے ہر چالیس بکریوں سے لیکر ایک سو بیس بکریوں تک پر ایک بکری اور گائے بھینس کی صورت میں تیس جانوروں پر ایک بچھڑا اور اونٹوں کی صورت میں ہر پانچ اونٹوں پر ایک بکری۔ اور پچیس اونٹوں پر ایک جوان اونٹنی مقرر ہے۔ اور زمین کی کانوں اور دفینوں اور بند خزانوں پر بیس فیصدی یکمشت کی شرح سے زکوٰۃ لگتی ہے۔ اور پھر زکوٰۃ کی یہ سب آمدنی فقراء اور مساکین کے علاوہ مقروضوں اور مسافروں اور غلاموں اور مولفۃ القلوب لوگوں اور دینی مہموں میں حصہ لینے والوں اور زکوٰۃ کا انتظام کرنے والے عملہ پر خرچ کی جاتی ہے۔

(۳) تیسری عملی عبادت حج ہے۔ حج کے معنے کسی مقدس مقام کی طرف سفر اختیار کرنے کے ہیں۔ اور اسلامی اصطلاح میں اس سے مراد مکہ مکرمہ میں جاکر خانہ کعبہ اور صفا و مروہ کی پہاڑیوں کا طواف کرنا اور پھر مکہ سے نو میل پر عرفات کے تاریخی میدان میں وقوف کر کے دعائیں کرنا۔ اور پھر واپسی پر مزدلفہ میں قیام کر کے عبادت بجا لانا۔ اور بالآخر مکہ سے تین میل پر منیٰ کے مقام میں قربانی دینا ہے۔ حج جو ماہ ذوالحجہ کی آٹھویں اور نویں اور دسویں تاریخوں میں ہوتا ہے۔ صرف ایک مقدس ترین جگہ کی زیارت ہی نہیں۔ جس کے ساتھ حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل کی قربانی اور پھر خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ابتدائی قربانی کی مقدس روایات وابستہ ہیں۔ بلکہ حج مختلف ملکوں اور مختلف قوموں کے مسلمانوں کو آپس میں ملنے اور تعارف پیدا کرنے اور ایک دوسرے سے ملی معاملات میں مشورہ کرنے کا بے نظیر موقع بھی مہیا کرتا ہے۔ حج ساری عمر میں صرف ایک دفعہ بجالانا فرض ہے۔ اور اس کے لئے واجبی خرچ اور راستہ میں امن کا ہونا ضروری شرط ہے۔

(۴) چوتھی عملی عبادت صوم رمضان۔ یعنی رمضان کے روزے ہیں۔ صوم کے معنے عربی زبان میں۔ اپنے نفس کو روکنے کے ہیں۔ یہ عبادت رمضان کے مہینہ میں جو قمری حساب کے مطابق سال کے مختلف موسموں میں چکر لگاتا ہے ادا کی جاتی ہے اور صبح صادق سے قبل سحری کا کھانا کھا کر غروب آفتاب تک کھانے پینے۔ اور بیوی کے ساتھ اختلاط کرنے سے پرہیز کیا جاتا ہے۔ گویا روزوں میں مسلمانوں کی طرف سے زبان حال سے اپنی ذات اور اپنی نسل کی قربانی کا نمونہ پیش کیا جاتا ہے۔ روزے نفس کو پاک کرنے اور مشقت کا عادی بنانے کے علاوہ غریبوں کی غربت کا احساس پیدا کرانے اور مومنوں میں قربانی کی روح کو ترقی دینے کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔ حقیقتہً روزہ ایک بہت ہی بابرکت عبادت ہے۔

تارک زکوٰۃ کا انجام قیامت کے دن

جو شخص باوجود صاحب نصاب ہونے کے زکوٰۃ ادا نہیں کرتا۔ نہ صرف یہ کہ دنیا میں وہ رضا الٰہی سے محروم ہوتا ہے۔ اور اپنے اموال میں بے برکتی پیدا کرتا ہے۔ بلکہ قیامت کے دن اس کا انجام نہایت عبرتناک ہوگا۔ اور مرنے کے بعد اس کی حالت بہت زبون ہوگی۔ حدیث شریف میں جو اس کی کیفیت بیان کی گئی ہے۔ اس کو پڑھ کر انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کہ جس صاحب مال نے اپنے مال میں سے زکوٰۃ ادا نہ کی ہوگی۔ اس کے مال کو جہنم کی آگ پر گرم کیا جائے گا۔ پھر اس کی تختیاں بنا کر ان کے ذریعہ سے اس کے پہلوؤں پر داغ دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ خدا تعالےٰ اپنے بندوں کے درمیان اس دن فیصلہ کرے گا۔ اس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے۔ پھر اس سزا کے بعد غور کرے گا۔ کہ آیا اس کو اب دوسرے اعمال کے لحاظ سے جنت میں داخل کیا جائے یا جہنم میں۔ پس ایسے احباب جن کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے صاحب نصاب بنایا ہے۔ وہ مطابق شریعت اسلامیہ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر کے اللہ تعالےٰ کے حضور سے سرخروئی حاصل کریں۔

روزنامہ المصلح کراچی

مورخہ ۱۴ اپریل سنہ ۱۹۵۳ء

گھریلو اور چھوٹی صنعتیں

پاکستان پارلیمان نے کل اپنا زیادہ وقت کاٹیج اور سمال سکیل انڈسٹری ڈی ولپ منٹ کارپوریشن بل پر بحث میں صرف کیا۔ یہ بل ایوان نے ایک سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کر دیا ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے۔ کہ گھریلو اور چھوٹے چھوٹے صنعتی کاروبار کو فروغ دیا جائے کارپوریشن کے لئے ایک کروڑ روپیہ تجویز کیا گیا ہے۔ جو اکثر ممبران پارلیمان کے خیال میں بہت ناکافی ہے۔ اس کے متعلق سردار عبدالرب نشتر وزیر صنعت نے وضاحت فرمائی ہے۔ کہ جو روپیہ تجویز کیا گیا ہے یہ تو صرف ابتدا کرنے کے لئے ہے۔ ورنہ اخراجات اور دیگر قسم کی اعانت کئی دوسری کمپنیوں اور کواپریٹو سوسائیٹیوں سے حاصل کی جائے گی۔ آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ملک میں اس کارپوریشن کا ایک وسیع جال پھیلانا ضروری ہے۔ تاکہ اس کا صحیح فائدہ اٹھایا جا سکے۔

پاکستان عام طور پر زراعتی ملک سمجھا جاتا ہے۔ اگر ہم اپنے ملک کے گزشتہ حالات کا مطالعہ کریں تو ہمیں معلوم ہوگا۔ کہ ہمارا ہر دیہہ اور قصبہ اپنی صنعتی ضروریات خود پوری کرتا تھا۔ قریباً ہر گاؤں میں کپڑا بننے کی کھڈی۔ موچی۔ لوہار۔ درزی اور دیگر تمام ضروریات کو پورا کرنے والے پیشہ ور ضرور ہوتے تھے۔ کوئی گاؤں بھی ان سے خالی نہیں ہوتا تھا۔ اگرچہ دساور سے صنعتی اشیاء کی درآمد اور مشینری کے استعمال کی وجہ سے ہمارے دیہاتی صنعتی ادارے تباہ ہو گئے ہیں۔ مگر اب بھی دیہات میں خاصکر کپڑا کہیں کہیں ایسی طرز کی کھڈیوں پر بنایا جاتا ہے:

ہر گھر میں ایک دو بلکہ کئی سوت کاتنے کے چرخے ہوتے تھے۔ ابھی زیادہ عرصہ نہیں ہوا کہ جہیز میں چرخہ ایک نہائت ضروری چیز سمجھا جاتا تھا۔ ہر گھر کی لڑکیاں جوان اور بوڑھیاں چرخہ کاتنا ضروری سمجھتی تھیں۔ اس طرح گھریلو سوت سے موٹے سے موٹا اور نفیس سے نفیس کپڑا گھریلو کھڈیوں پر تیار کیا جاتا تھا۔ آج بھی کہیں کہیں یہ منظر دیکھنے میں آ جاتا ہے کہ گاؤں کی لڑکیاں مقابلہ میں سوت کاتنے کا دن مناتی ہیں ساتھ ساتھ گاتی بھی جاتی ہیں۔ اور منوں سوت اسی طرح تیار ہو جاتا ہے۔ ہر گھر اپنے ہر قسم کے کپڑے کی ضروریات اسی طرح پوری کرتا تھا۔ بستر۔ لحاف۔ تہمد کرتے سب اسی طرح تیار کر لئے جاتے تھے۔

اسی طرح لوہار اور ترکھان بھی اپنے گاؤں بلکہ اردگرد کے چھوٹے چھوٹے گاؤں کی ضروریات پوری کرتے تھے۔ لوہے اور لکڑی کا تمام ضروری سامان وہیں تیار کرتے تھے۔ ضرورت کے برتن کمہار تیار کرتا تھا۔ اسی طرح دوسرے پیشہ ور سنار۔ درزی۔ موچی وغیرہ گاؤں کی ضروریات پوری کر دیتے تھے ظاہر ہے کہ اس طرح تمام دیہات اپنی ضروریات کے لئے خود ہی مکتفی اور متکفل ہوتے تھے۔ اور جو کچھ زمین سے پیدا ہوتا تھا سب باشندے مل جل کر گزارہ کر لیتے تھے۔ اس طرح تمام ملک خوشحال زندگی بسر کرتا تھا۔

جیسا کہ اوپر کہا گیا ہے مشینری نے اس گھریلو صنعتی نظام کو اب بالکل تباہ کر دیا ہے۔ ہماری لڑکیاں اب چرخہ کاتنا ذلت سمجھتی ہیں۔ تمام پیشہ ور لوگ دیہات چھوڑ کر قصبوں اور شہروں میں آ گھسے ہیں اور اپنے اپنے پیشے ترک کر کے نوکریاں تجارت یا دیگر اشغال میں مصروف ہو گئے ہیں۔ دیہات میں بھی غیر ممالک کی صنعتی اشیا استعمال ہوتی ہیں۔ جس سے ہمارا تمام اقتصادی نظام درہم برہم ہو چکا ہے۔

یہ حالت صرف ہمارے ملک میں ہی نہیں گزری۔ بلکہ تمام ممالک میں کسی نہ کسی وقت گزر چکی ہے۔ مغربی ممالک میں چونکہ یہ انقلاب پہلے شروع ہؤا تھا۔ وہاں لوگوں نے نئے حالات سے موافقت پیدا کر لی ہے۔ اور دیہاتی صنعتوں کو نئے انداز سے ترقی دے لی ہے۔ اب حالات کے مطابق ہمیں بھی گھریلو صنعتوں کو از سر نو زندہ کرنا ہے اس لئے کارپوریشن کی تجویز نہائت باموقع اور اہم ہے۔ ہمیں امید ہے کہ عوام حکومت کے اس اقدام کا خیر مقدم کریں گے۔ اور گھریلو صنعتوں کو فروغ دینے کیلئے حکومت سے پورا پورا تعاون کریں گے۔

بےشک ہمارا ملک زراعتی ملک ہے۔ مگر اس کے یہ معنے نہیں کہ ہمیں صنعتی اشیا کی ضرورت نہیں۔ اب معاشرہ بالکل بدل چکا ہے۔ اور پہلے کی نسبت بہت سی اشیا ضروریات زندگی میں داخل ہو چکی ہیں۔ اگر یہ ضروری اشیا ہم خود تیار نہیں کریں گے۔ جس طرح ہمارے بزرگ اپنے زمانہ کے حالات کے مطابق خود تیار کیا کرتے تھے۔ ہم محض زمین کی پیداوار پر زندہ نہیں رہ سکتے۔ گھریلو صنعتوں کو فروغ دینا دراصل ملک کی ریڑھ کی ہڈی کو مضبوط کرنا ہے۔ اگر ہمارے عوام بجائے وقت ضائع کرنے کے اس طرف توجہ کریں اور ملک کی ضروریات پوری کر کے دساور میں بھی اپنا بنایا ہوا مال بھیجنا شروع کر دیں۔ تو ملک کی اقتصادی حالت چند سال میں کہیں سے کہیں پہونچ سکتی ہے۔ جاپان اور جرمنی خاصکر جاپان کی صنعتی ترقی کا راز یہی ہے۔ کہ وہاں ہر آدمی خواہ وہ پروفیسر ہو یا کلرک یا کاشتکار کوئی نہ کوئی صنعتی کام بھی ساتھ ساتھ ضرور کرتا ہے۔ جاپان کا کوئی بچہ بھی ایسا نہیں جو طلب علم کے ساتھ ساتھ کچھ نہ کچھ بناتا نہ ہو۔

حکومت جو کارپوریشن بنانا چاہتی ہے یا اور دیگر اسی قسم کے ادارے قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ تو یہ تو محض عوام کی توجہ اس طرف مبذول کرانے کے لئے ہے ورنہ اصل کام تو عوام کا ہے۔ کہ وہ حکومت کی امداد سے فائدہ اٹھا سکیں۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی

ذیل کا اقتباس محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری کی کتاب رحمۃ للعالمین سے درج کیا جاتا ہے۔

"دشمنان اسلام کی لڑائیاں نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمانوں کے ساتھ اس وقت شروع ہوئیں۔ جب نبی کریم صلعم مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ پہونچ گئے تھے۔ نبی صلعم نے مکہ میں ۱۳ سال تک تبلیغ فرمائی۔ اور اس عرصہ میں جھوٹے معبودوں کے ماننے اور گندے عقیدے رکھنے والوں کو خدائے یکتا کی وحدانیت کا وعظ فرماتے رہے۔

توحید کے مواعظ ہی دشمنوں کی عداوت کا سبب بنے اور سلسلہ وعظ ونصیحت کو روکنے کی غرض سے دشمنوں نے مختلف ومتعدد تدابیر پر عمل کیا۔

(الف) مستہزئین کی ایک جماعت مقرر کی گئی تھی۔ ان کا کام یہ تھا کہ نبی صلعم کے ہر ایک فعل کی کھلی اڑائیں منہ چڑائیں باہر سے آنے والے نوواردوں میں مسلمانوں کے خلاف بدظنی پھیلائیں۔ تاکہ نو وارد شخص نہ کسی مسلمان سے بات چیت کرے۔ اور نہ آنحضرت صلعم ہی سے ملاقات کرے۔ اس جماعت کی تحت میں کئی کمیٹیاں تھیں۔ اور ہر ایک کمیٹی اپنے اپنے کام کو پوری مصروفیت سے سرانجام دیتی تھیں۔

ایک کمیٹی کا کام یہ تھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جہاں کہیں وعظ کے لئے کھڑے ہوں اور تعلیم اسلام پر تقریر فرمائیں۔ وہاں یہ لوگ شور وشغب کرتے۔ اور مجمع میں بدامنی اور پریشانی پھیلاتے رہیں۔

ایک کمیٹی کا کام یہ تھا کہ نبی صلعم پر گلی کوچہ میں آتے جاتے وقت گارا اور کیچڑ مٹی ڈالا کریں۔ پتھر ماریں۔ عبادت میں حضور صلعم کو دیکھیں تو گردن بھینچیں۔ اندھیری راتوں میں حضور صلعم کے راستہ پر گڑھے کھودیں۔ خار بچھائیں۔ دروازہ پر سنڈاس پھینکیں:

چند ٹولیاں شریر لوگوں کی الگ تھیں جن کا کام تھا کہ اسلام قبول کرنے والوں کے ساتھ ہر طرح کا ظلم وستم اور فریب دغا کرنا مستحسن سمجھتے تھے۔ اور موقعہ مل جانے پر قتل کر کے ان کی لاش کو پہاڑ کے غاروں میں پھینک دیا کرتے تھے۔

حضور صلعم کی ناکامی کی داستان سنکر اہل مکہ خوش ہؤا کرتے تھے۔ ان کے تعجب وحسرت اور غصہ کی کوئی حد نہ رہ گئی۔ جب انہوں نے یکایک یہ سن لیا کہ نبی صلعم کی پاک تعلیم اہل یثرب کے قلوب کو مسخر کر رہی ہے۔ اہل مکہ کو اب یقین آنے لگا۔ کہ تعلیم محمدی میں دور دور تک اثر پہنچانے کی طاقت مخفی ہے۔ اس لئے سب نے یہ ارادہ کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات کا چراغ گل کر دیا جائے۔

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا بچکر مدینہ پہنچ جانا دشمنوں نے اپنی ذلت کا موجب سمجھا۔ اس لئے کینہ کی آگ حسد کی بھٹی میں اور تیز ہو گئی۔ اور سب نے سوگندیں کھالیں کہ ہادی اسلام اور ناچیز مسلمانوں کو ضرور ضرور دکھ

مسئلہ دعا کے متعلق اسلامی تعلیم

اللہ تعالیٰ دعاؤں کو یقیناً سنتا اور قبول کرتا ہے

حضرت صاحبزادہ بشیر احمد صاحب ایم اے۔

خدا دعاؤں کو سنتا اور قبول کرتا ہے

اس اصولی نوٹ کے بعد ہم مسئلہ دعا کے متعلق بعض قرآنی آیات اور احادیث اس جگہ درج کرتے ہیں تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ اسلام اس بارے میں کیا تعلیم دیتا ہے۔ سو قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ [۱]

یعنی "تمہارا پروردگار تمہیں ہدایت فرماتا ہے کہ (جب بھی تمہیں کوئی ضرورت یا حاجت پیش آیا کرے) تم مجھے پکارا کرو میں تمہاری پکار کو سنوں گا اور قبول کروں گا لیکن وہ لوگ جو میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں (اور ان کی گردنیں مجھے پکارنے کے لئے نیچی نہیں ہو سکتیں) وہ عنقریب ذلیل و رسوا ہو کر آگ کے عذاب میں داخل کئے جائیں گے" پھر فرماتا ہے۔

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ط أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ [۲]

یعنی "اے رسول! جب میرے بندے میرے متعلق تجھ سے پوچھیں تو تو انہیں کہدے کہ میں (تم سب کے) قریب ہوں میں پکارنے والے کی آواز کو سنتا اور اسکا جواب دیتا ہوں (یعنی اسے قبول کرتا ہوں) مگر میرے بندوں کو بھی چاہیئے کہ وہ میری آواز پر کان دھریں اور مجھ پر سچا ایمان لائیں تاکہ وہ (اپنی دعاؤں میں) کامیابی کا منہ دیکھ سکیں"۔

پھر فرماتا ہے۔

ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً ط إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ۝ وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا ط إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِنَ الْمُحْسِنِينَ [۳]

یعنی "اے لوگو اپنے رب کو ہر حال میں پکارا کرو خواہ تم اضطراب اور گھبراہٹ کی حالت میں آہ و پکار کر رہے ہو یا ضبط اور صبر کی حالت میں خاموش ہو اور جانو کہ خدا اعتدال سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ اور تمہیں چاہیئے کہ بعد اس کے کہ خدا نے دنیا میں اس کی اصلاح کا سامان پیدا کر دیا ہے فساد نہ برپا کرو اور اپنے خدا کو خوف اور طمع ہر حالت میں پکارتے رہو (یعنی خواہ تمہیں کسی مصیبت سے رہائی پانے کی خواہش ہو یا کسی بھلائی کے حاصل کرنے کی تمنا ہو ہر حالت میں دعا کرتے رہو) یقیناً خدا کی رحمت نیک لوگوں کے قریب ہے۔

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حدیث میں فرماتے ہیں:۔

انّ ربّکم حیّی کریم یستحیی من عبدہ اذا رفع یدیہ ان یردھما صفرًا۔

یعنی "اے مسلمانو! تمہارا رب شرمیلا اور بخشش کرنے والا آقا ہے۔ وہ اس بات سے شرماتا ہے کہ جب کوئی بندہ اس کے سامنے دعا کے لئے ہاتھ پھیلائے تو وہ اس کے ہاتھوں کو خالی لوٹا دے"۔ اللہ اللہ کیا شان دلربائی ہے۔

کافروں کی دعائیں

مگر اس کے مقابل پر کافروں کی دعاؤں کے متعلق فرماتا ہے۔

وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ ۝

یعنی "بے شک خدا اپنے بندوں کی دعائیں سنتا ہے مگر اس سے یہ نہ سمجھو کہ ہر شخص کی ہر دعا قبول ضرور ہوتی ہے بلکہ یہ خدا کا قانون ہے کہ ناشکر گذار لوگوں کی دعائیں یا کافروں کی دعائیں جو وہ نیک لوگوں کے خلاف مانگتے ہیں قبول نہیں ہوتیں بلکہ یونہی ادھر ادھر بھٹک کر ضائع ہو جاتی ہیں"۔

خدا اپنے وعدہ اور سنت کے خلاف دعا قبول نہیں کرتا

اور ایک اور جگہ فرماتا ہے

إِنَّ اللَّهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ

وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا

یعنی "اللہ تعالیٰ کسی صورت میں اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا.... اور تم خدا کی سنت میں کبھی کسی قسم کی تبدیلی نہیں پاؤ گے"۔

پھر حدیث میں آنحضرت صلعم فرماتے ہیں:۔

الدعاء مخ العبادۃ

یعنی "دعا کو عبادت میں وہ درجہ حاصل ہے جو ایک ہڈی میں گودے کو حاصل ہوتا ہے جو گویا ہڈی کی جان ہوتا ہے"۔ پس جس عبادت میں دعا کا عنصر شامل نہیں وہ ایک بے جان جسم سے بڑھ کر نہیں۔

مومن کی دعا خدائی تقدیر کو بھی بدل سکتی ہے

پھر فرماتے ہیں۔

لا یرد القضاء الا الدعاء

یعنی "لوگو! سن لو کہ دعا کو وہ طاقت حاصل ہے کہ وہ خدائی قضاء و قدر کو بھی بدل دیتی ہے۔ یعنی اگر عام قانون و قدر کے ماتحت کسی فرد یا قوم پر کوئی مصیبت نازل ہوتی ہے تو دعا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص حکم سے اس مصیبت کو ٹال سکتا ہے اس جگہ وہ لوگ غور کریں جو دعا کو محض عبادت خیال کرتے ہیں۔

دعا کی قبولیت کی تین امکانی صورتیں

پھر فرماتے ہیں۔

ما من مسلم یدعو بدعوۃ لیس فیھا اثم ولا قطیعۃ رحم الا اعطاہ اللّٰہ بھا احدی ثلاث اما یعجل لہ دعوتہ واما ان یدخرھا لہ فی الاخرۃ واما ان یصرف عنہ من السوء مثلھا

یعنی "جب ایک مسلمان خدا سے کوئی دعا کرتا ہے تو بشرطیکہ وہ دعا کسی گناہ یا قطع رحمی پر مشتمل نہ ہو خدا اسے تین صورتوں میں سے کسی نہ کسی ایک صورت میں ضرور قبول فرما لیتا ہے یعنی (۱) یا تو وہ اسے اسی صورت میں اسی دنیا میں قبول کر لیتا ہے اور (۲) یا اسے آخرۃ کے لئے دعا کرنے والے کے واسطے ذخیرہ کر لیتا ہے اور (۳) یا اگر اسکا قبول کرنا کسی سنت الٰہی یا مصلحت الٰہی کے خلاف ہو تو اس کی وجہ سے دعا کرنے والے سے کسی ملتی جلتی تکلیف یا بدی کو دور فرما دیتا ہے"۔ قبولیت دعا کی ان تین امکانی صورتوں کے ہوتے ہوئے کون کہہ سکتا ہے کہ دعا قبول نہیں ہوتی؟

دعا میں جلد بازی مہلک ہے

پھر فرماتے ہیں۔

انّہ یستجاب لاحدکم مالم یعجّل فیقول قد دعوت ربّی فلم یستجب لی۔ وفی روایۃ مالم یستعجل قیل یا رسول اللہ ما الاستعجال قال یقول قد دعوت وقد دعوت فلم یستجاب لی فیستحسر عند ذلک ویدع الدعاء

یعنی "دعا میں بڑے صبر و استقلال کی ضرورت ہوتی ہے اور جو انسان جلد بازی سے کام نہیں لیتا وہ بالآخر اپنی دعا کا پھل ضرور حاصل کر لیتا ہے وہاں اگر وہ خود تھک کر یہ کہنے لگ جائے کہ میں نے تو بہت دعائیں کر کے دیکھ لیا ہے خدا نے میری کوئی نہیں سنی اور پھر وہ اس خیال کے ماتحت دعا چھوڑ بیٹھے تو ایسے شخص کی دعا واقعی قبول نہیں ہوتی۔

غافل دل کی دعا قبول نہیں ہوتی

پھر فرماتے ہیں۔

ادعوا اللّٰہ وانتم موقنون بالاجابۃ واعلموا ان اللّٰہ لا یستجیب دعاءً من قلب غافل لاہ

یعنی "جب تم دعا کرو تو اس یقین کے ساتھ کرو کہ خدا تمہاری دعا ضرور سنے گا اور یاد رکھو کہ خدا ایسے دل سے نکلی ہوئی دعا ہرگز نہیں سنتا جو غافل اور بے پرواہ ہے"۔

دعا میں معیّن درخواست ہونی چاہیئے

پھر فرماتے ہیں۔

اذا دعا احدکم فلیعزم المسئلۃ ولا یقولنّ اللّٰھم ان شئت فاعطنی فانّہ لا مستکرہ لہ

یعنی "جب تم میں سے کوئی شخص دعا کرنے لگے تو اسے چاہیئے کہ اپنے سوال پر پختگی سے قائم ہو اور ایسے الفاظ استعمال نہ کرے کہ خدایا اگر تو پسند کرے تو میری اس دعا کو قبول کرے کیونکہ خدا تو بہرحال اسی صورت میں قبول کریگا کہ وہ اُسے پسند کرے گا۔ کیونکہ خدا سب کا حاکم ہے اور اس پر کسی کا دباؤ نہیں۔ پس خواہ نخواہ مشروط یا ڈھیلے ڈھالے الفاظ کہہ کر اپنی دعا کے زور اور اپنے دل کی توجہ کو کمزور نہیں کرنا چاہیئے"۔

[۱] سورۃ مومن رکوع ۶ [۲] سورہ بقرہ رکوع ۲۲ [۳] سورۃ اعراف رکوع ۷۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

۱۔ حقیقتِ دُعا

اکتوبر ۱۹۰۲ء میں فرمایا۔ یاد رکھو کہ انسان کا سب سے بڑا اسہارا اور اس کی حفاظت کا اصل ذریعہ دعا ہی ہے۔ یہی اس کے لئے پناہ ہے۔ اگر وہ ہر وقت اس میں لگا رہے۔ یہ بھی یقیناً سمجھو کہ یہ ہتھیار اور نعمت صرف اسلام ہی میں دی گئی ہے۔ دوسرے مذاہب اس عطیہ سے محروم ہیں اور آریہ لوگ بھلا کیوں دعا کریں۔ جبکہ ان کا یہ اعتقاد ہے۔ کہ تناسخ کے چکر میں سے ہم نکل ہی نہیں سکتے۔ اور کسی گناہ کی معافی کی کوئی امید ہی نہیں ہے۔ ان کو دعا کی کیا حاجت اور کیا ضرورت اور اس سے کیا فائدہ۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ آریہ مذہب میں دعا ایک بے فائدہ چیز ہے۔ اور پھر عیسائی دعا کیوں کریں گے جبکہ وہ جانتے ہیں۔ کہ دوبارہ کوئی گناہ بخشا نہیں جائے گا۔ کیونکہ مسیح دوبارہ تو مصلوب ہو ہی نہیں سکتا۔ پس یہ خاص اکرام اسلام کے لئے ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ یہ امت مرحومہ ہے۔ لیکن اگر آپ ہی اس فضل سے محروم ہو جائیں۔ اور خود ہی اس دروازہ کو بند کر دیں۔ تو پھر کس کا گناہ ہے۔ جب ایک حیات بخش چشمہ موجود ہے۔ اور آدمی ہر وقت اس سے پانی پی سکتا ہے۔ پھر بھی کوئی اس سے سیراب نہیں ہوتا ہے۔ تو یہ اس کی کتنی بدقسمتی ہے۔ اس حالت میں تو چاہیئے کہ اس چشمہ پر منہ رکھ دے اور خوب سیر ہو کر پانی پی لے۔

یہ میری نصیحت ہے جس کو میں ساری نصائح قرآنی کا مغز سمجھتا ہوں۔ قرآن شریف کے تیس پارے ہیں۔ اور سب کے سب نصائح سے لبریز ہیں۔ لیکن ہر شخص نہیں جانتا کہ ان میں وہ نصیحت کونسی ہے جس پر اگر مضبوط ہو جائیں اور اس پر پورا عمل درآمد کریں۔ تو قرآن کریم کے سارے احکام پر چلنے اور ساری منہیات سے بچنے کی توفیق مل جاتی ہے۔ مگر میں تمہیں بتلاتا ہوں کہ وہ کلید اور قوت دعا ہے۔ دعا کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ میں یقین رکھتا ہوں اور اپنے تجربہ سے کہتا ہوں۔ کہ پھر اللہ تعالےٰ ساری مشکلات کو آسان کر دے گا۔ مگر مشکل یہ ہے کہ لوگ دعا کی حقیقت سے ناواقف ہیں۔ اور وہ نہیں سمجھتے کہ دعا کیا چیز ہے۔ دعا یہی نہیں کہ چند لفظ منہ سے بڑبڑائے۔ یہ تو کچھ بھی نہیں۔

دعا اور دعوت کے معنے یہ ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ کو اپنی مدد کے لئے پکارنا۔ اور اس کا کمال اور موثر ہونا اس وقت ہوتا ہے جب انسان کمال درد دل اور سوز کے ساتھ اللہ تعالےٰ کی طرف رجوع کرے۔ اور اس کو پکارے ایسا کہ اس کی روح پانی کی طرح گداز ہو کر آستانہ الٰہی کی طرف بہہ نکلے۔ یا جس طرح کوئی مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے۔ اور وہ دوسرے کو اپنی مدد کے لئے پکارتا ہے۔ تو دیکھتے ہو اس کی پکار میں کیا انقلاب اور تغیر ہوتا ہے۔ اس کی آواز ہی میں وہ درد بھرا ہوا ہوتا ہے جو دوسروں کے رحم کو جذب کرتا ہے۔ اسی طرح وہ دعا جو اللہ تعالےٰ سے کی جائے۔ اس کی آواز اس کا لب و لہجہ الگ ہی ہوتا ہے۔ اس میں وہ رقت اور درد ہوتا ہے۔ جو الوہیت کے چشمہ رحم کو جوش میں لاتا ہے۔ اس دعا کے وقت آواز ایسی ہو کہ سارے عضو اس سے متاثر ہو جائیں۔ اور زبان میں خشوع خضوع ہو اور دل میں درد اور رقت ہو۔ اعضا میں انکسار اور رجوع الی اللہ ہو۔ اور پھر سب سے بڑھ کر اللہ تعالےٰ کے رحم و کرم پر کامل ایمان اور پوری امید ہو۔ ایسی حالت میں جب آستانہ الوہیت پر گرے گا نامراد واپس نہ ہوگا۔ چاہیئے کہ اس حالت میں بار بار حضور الٰہی میں عرض کرے کہ میں گنہگار ہوں اور کمزور ہوں۔ تیری دستگیری اور فضل کے سوا کچھ ہو نہیں سکتا۔ تو آپ رحم فرما اور مجھے گناہوں سے پاک کر کیونکہ تیرے فضل و کرم کے سوا کوئی اور نہیں ہے۔ جو مجھے پاک کرے۔ جب اس قسم کی دعا میں مداومت کرے اور استقلال اور صبر کے ساتھ اللہ تعالےٰ کے فضل اور تائید طلب کرے۔ تو کسی نامعلوم وقت پر اللہ تعالےٰ کی طرف سے ایک نور اور سکینت اس کے دل پر نازل ہوگی۔ جو دل سے گناہ کی تاریکی کو دور کرے گی۔ اور غیب سے ایک طاقت عطا ہوگی جو گناہ سے بیزاری پیدا کرے گی۔ اور وہ ان سے بچے گا۔ اس حالت میں دیکھے گا۔ کہ پہلے وہ جذبات اور نفسانی خواہشوں کا ایسا اسیر اور گرفتار تھا گویا ہزاروں ہزار زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا۔ جو بے اختیار اسے کھینچ کر گناہ کی طرف لے جاتا تھا۔ ایک دفعہ وہ سب زنجیر ٹوٹ گئے ہیں اور آزاد ہو گیا ہے۔ اور جیسے پہلی حالت میں گناہ کی طرف ایک رغبت اور رجوع تھا۔ اس حالت میں وہ محسوس اور مشاہدہ کرے گا۔ کہ وہی رغبت اور رجوع اللہ تعالےٰ کی طرف گناہ سے محبت کی بجائے نفرت اور اللہ تعالےٰ سے وحشت اور نفرت کی بجائے محبت اور کشش پیدا ہوگی۔

۲۔ اپنی زبان میں دعا

فرمایا۔ نماز کے اندر اپنی زبان میں دعا مانگنی چاہیئے۔ کیونکہ اپنی زبان میں دعا مانگنے سے پورا جوش پیدا ہوتا ہے۔ سورۃ فاتحہ خدا تعالےٰ کا کلام ہے۔ وہ اسی طرح عربی زبان میں ہی پڑھنا چاہیئے۔ اور قرآن شریف کا حصہ جو اس کے بعد پڑھا جاتا ہے۔ وہ بھی عربی زبان میں ہی پڑھنا چاہیئے۔ اور اس کے بعد مقررہ دعائیں اور تسبیح بھی اسی طرح عربی زبان میں پڑھنی چاہیئے۔ لیکن ان سب کا ترجمہ سیکھ لینا چاہیئے۔ اور ان کے علاوہ پھر اپنی زبان میں دعائیں مانگنی چاہئیں۔ تاکہ حضور دل پیدا ہو جاوے۔ کیونکہ جس نماز میں حضور دل نہیں وہ نماز نہیں۔ آج کل لوگوں کی عادت ہے کہ نماز تو ٹھونگے دار پڑھ لیتے ہیں جلدی جلدی نماز ادا کر لیتے ہیں۔ جیسا کہ کوئی بیگار ہوتی ہے۔ پھر پیچھے سے لمبی لمبی دعائیں مانگنا شروع کرتے ہیں۔ یہ بدعت ہے۔ حدیث شریف میں کسی جگہ اس کا ذکر نہیں آیا کہ نماز سلام پھیرنے کے بعد پھر دعا کی جائے۔ نادان لوگ نماز کو تو ٹیکس جانتے ہیں۔ اور دعا کو اس سے علیحدہ کرتے ہیں۔ نماز خود دعا ہے دین و دنیا کی تمام مشکلات کے واسطے اور ہر ایک مصیبت کے وقت انسان کو نماز میں دعائیں مانگنی چاہئیں۔ نماز کے اندر ہر موقعہ پر دعا کی جا سکتی ہے۔ رکوع میں بعد تسبیح۔ سجدہ میں بعد تسبیح۔ التحیات کے بعد کھڑے ہو کر رکوع کے بعد بہت دعائیں کرو تاکہ مالا مال ہو جاؤ۔ چاہیئے کہ دعا کے وقت آستانہ الوہیت پر روح پانی کی طرح بہہ جائے۔ ایسی دعا دل کو پاک و صاف کر دیتی ہے۔ یہ دعا میسر آئے تو پھر خواہ انسان چار پہر دعا میں کھڑا رہے۔ گناہ کی گرفتاری سے بچنے کے واسطے اللہ تعالےٰ کے حضور میں دعا مانگنی چاہیئے۔

دعا ایک علاج ہے جس سے گناہ کی زہر دور ہو جاتی ہے۔ بعض نادان لوگ خیال کرتے ہیں کہ اپنی زبان میں دعا مانگنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ یہ خیال غلط ہے ایسے لوگوں کی نماز تو خود ہی ٹوٹی ہوئی ہے۔

۳۔ صلوٰۃ اور دعا میں فرق

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ایک مرتبہ میں نے خیال کیا کہ صلوٰۃ اور نماز میں کیا فرق ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے الصلوٰۃ ھی الدعاء۔ صلوٰۃ ہی دعا ہے۔ الصلوٰۃ مخ العبادۃ۔ نماز عبادت کا مغز ہے۔ جب انسان کی دعا محض دنیوی امور کے لئے ہو۔ تو اس کا نام صلوٰۃ نہیں۔ لیکن جب انسان خدا کو ملنا چاہتا ہے۔ اور اس کی رضا کو مدنظر رکھتا ہے اور ادب انکسار تواضع اور نہایت محویت کے ساتھ اللہ تعالےٰ کے حضور میں کھڑا ہو کر اس کی رضا کا طالب ہوتا ہے تب وہ صلوٰۃ میں ہوتا ہے۔ اصل حقیقت دعا کی وہ ہے۔ جس کے ذریعہ خدا اور انسان کے درمیان رابطہ تعلق بڑھے۔ صلوٰۃ کا لفظ پرسوز معنے پر دلالت کرتا ہے۔ جیسے آگ سے سوزش پیدا ہوتی ہے۔ ویسی ہی گدازش دعا میں پیدا ہونی چاہیئے۔ جب ایسی حالت کو پہنچ جائے جیسی موت کی حالت ہوتی ہے۔ تب اس کا نام صلوٰۃ ہوتا ہے۔

۴۔ دعا سے کیا ملتا ہے

اگر دعا نہ ہوتی تو کوئی انسان خدا شناسی کے بارے میں حق الیقین تک نہ پہنچ سکتا دعا سے الہام ملتا ہے۔ دعا سے ہم خدا تعالےٰ سے کلام کرتے ہیں۔ جب انسان اخلاص اور توحید اور محبت اور صدق و صفا کے قدم سے دعا کرتا کرتا فنا کی حد تک پہنچ جاتا ہے تب وہ زندہ خدا اس پر ظاہر ہوتا ہے۔ جو لوگوں سے پوشیدہ ہے۔

آں خدائے کہ از و اہلِ جہاں بے خبر اند
بر من او جلوہ نمود است گر اہلی بپذیر

زکوٰۃ ان پانچ ارکان اسلام میں سے ایک رکن ہے۔ جن میں سے کسی ایک رکن کو چھوڑنے والا مسلمان نہیں رہتا۔

—.—.—.—

تحریکِ جدید کے کارکن

چندے کی سو فی صدی وصولی کی کوشش کریں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے ایک خطبہ جمعہ میں ارشاد فرماتے ہیں:۔

"میں تحریک جدید کے کارکنوں کو بھی اس بات کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اپنے اندر ایمان پیدا کریں۔ افسوس ہے۔ کہ کارکن کام کو اس طرح نہیں کرتے۔ کہ چندے سو فیصدی جمع ہوں۔ مثلاً دَور دوم کا ہمیشہ ہی یہ حال رہا ہے۔ کہ وہ کبھی سو فی صدی پورا نہیں ہوا۔ میں یہ نہیں سمجھتا۔ کہ اس دَور میں حصہ لینے والے اخلاص میں کم ہیں۔ لیکن یہ ضرور کہوں گا۔ کہ کارکن کام میں سست ہیں۔ اس لئے اس دَور کا چندہ پورے طور پر وصول نہیں ہوتا۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (فداہ امی وابی) کا فرمان ہے۔ کہ جس نے میری تصانیف کو کم از کم تین بار نہیں پڑھا۔ اس کے ایمان کے کھو جانے کا مجھے خطرہ ہے۔ (ہر احمدی کو محاسبہ کرنا چاہیئے۔ کہ اس نے حضورؑ کے اس فرمان پر کس قدر عمل کیا ہے) آپؑ کے اس فرمان سے واضح ہے۔ کہ ایک احمدی پر حضور کی تصانیف کا بار بار پڑھنا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ اپنے فضل سے ہم سب کو حضورؑ کے ہر حکم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

میں حضورؑ کی کتابوں کے متعلق اپنا مشاہدہ لکھ کر احباب کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں۔ کہ وہ حضور کی کتابیں کثرت سے پڑھیں۔ اور ان کی برکات سے فائدہ اٹھائیں۔ بدقسمتی سے مجھے سوائے دو کتابوں کے جو بچپن میں طالب علمی کے زمانہ میں سکول پڑھی تھیں۔ اور کسی حضورؑ کی کتاب کو پڑھنے کا موقعہ نہ ملا تھا۔ اتفاقاً دسمبر ۱۹۵۲ء میں خاکسار نے ایک مخلص احمدی دوست سے حضور کی کسی کتاب کے پڑھنے کا اظہار کیا۔ ان صاحب نے نہایت خوشی سے میری خواہش کو قبول کرتے ہوئے حضورؑ کی ایک کتاب "ایام الصلح" دی۔ جسے پڑھ کر میں نے بہت لطف اٹھایا۔ اور واپسی پر کہا۔ کہ حضور کی یہی کتاب ہی تبلیغ کے لئے کافی ہے۔ اس پر ان صاحب نے فرمایا۔ کہ ہاں اس کتاب میں بہت تبلیغی مواد ہے۔ ایک دفعہ حضرت حافظ مختار احمدؓ صاحب شاہجہانپوری سے جنہوں نے حضورؑ کی بعض کتابیں سینکڑوں مرتبہ پڑھی ہیں۔ کسی نے کہا۔ کہ اگر فرصت نہ ملتی ہو۔ یا بہت تھوڑا وقت ملے۔ تو اسے حضور کی کونسی کتاب پڑھنی چاہیئے۔ تاکہ سب کتابوں کے مضامین سے دو تین کتب کے پڑھنے سے ہی واقف ہو جائے۔ تو انہوں نے حضورؑ کی چار کتابوں کا نام لیا۔ کہ کم از کم ان کو ضرور پڑھ لینا چاہیئے۔ وہ کتابیں یہ ہیں۔ کتاب البریہ۔ تذکرۃ الشہادتین۔ تحفہ گولڑویہ اور ایام الصلح۔

چنانچہ خاکسار نے ان چار کتب کے علاوہ بعض اور بھی چھوٹی چھوٹی کتب پڑھیں۔ حضورؑ کی کتب میں بعض مقامات ایسے ہیں۔ جہاں پر وجد طاری ہو جاتا ہے۔ اور بے اختیار حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل پر درود زبان سے جاری ہو جاتا ہے۔ حضور کی کتب کیا ہیں۔ قرآن مجید کی تفسیر ہیں۔

میں احباب کی خدمت میں التجا کرتا ہوں۔ کہ وہ حضور کی کتابیں ضرور پڑھیں۔ اور علم و عرفان سے فائدہ اٹھائیں۔ یقیناً ہر کوئی جو انہیں شوق سے پڑھے گا۔ وہ اپنے آپ میں ایک تبدیلی محسوس کرے گا۔ میں ایسے احباب سے بھی جن کے پاس حضور کی کتب ہیں۔ درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ لوگوں کو کتابیں پڑھنے کے لئے دیں۔ اور ان کے میلا ہو جانے یا پھٹ جانے کا خیال نہ کریں۔ اور اس طرح وہ دوسروں کو اس نعمت سے آگاہ کریں۔ اور ثواب حاصل کریں۔ (نامہ نگار)

عزیزو! یہ دین کی خدمت کرنے کا وقت ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جماعت احمدیہ سے خطاب

"جو شخص سچے طور پر میری پیروی کرتا ہے۔ اور کوئی خیانت اس کے اندر نہیں اور نہ کسل اور نہ غفلت ہے۔ اور نہ نیکی کے ساتھ بدی کو جمع رکھتا ہے وہ بچایا جائیگا لیکن وہ جو اس راہ میں سست قدم چلتا ہے۔ اور تقویٰ کی راہوں پر پورے طور پر قدم نہیں مارتا دنیا پر گرا ہوا ہے وہ اپنے تئیں امتحان میں ڈالتا ہے ہر ایک پہلو سے خدا کی اطاعت کرو۔ اور ہر ایک شخص جو اپنے تئیں بیعت شدوں میں داخل سمجھتا ہے۔ اس کے لئے اب وقت ہے۔ کہ اپنے مال سے بھی اس سلسلہ کی خدمت کرے۔ جو شخص ایک پیسہ کی حیثیت رکھتا ہے وہ سلسلہ کے مصارف کے لئے ماہ بماہ ایک پیسہ دیوے۔ اور جو شخص ایک روپیہ ماہوار دے سکتا ہے وہ ایک روپیہ ماہوار ادا کرے۔ ..... ہر ایک بیعت کنندہ کو بقدر وسعت مدد دینی چاہیئے۔ تا خدا تعالیٰ بھی انہیں مدد دے۔ اگر بے ناغہ ماہ بماہ ان کی مدد پہنچتی رہے۔ تو وہ اس مدد سے بہتر ہے جو مدت تک فراموشی اختیار کر کے پھر کسی وقت اپنے ہی خیال سے کی جاتی ہے ہر ایک شخص کا صدق اسکی خدمت سے پہچانا جاتا ہے۔ عزیزو یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے۔ اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئیگا۔ چاہیئے کہ زکوٰۃ دینے والا اس جگہ زکوٰۃ بھیجے اور ہر ایک شخص فضولیوں سے اپنے تئیں بچاوے اور اس راہ میں وہ روپیہ لگا دے اور بہر حال وہ صدق دکھاوے۔ تا فضل اور روح القدس کا انعام پاوے کیونکہ یہ انعام ان لوگوں کے لئے تیار ہے جو اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں۔"

ملک فیروز خاں نون کے حالاتِ زندگی
(بقیہ صفحہ اول)

لوکل سیلف گورنمنٹ کے وزیر اور ۱۹۳۱-۳۶ء تک وزیر تعلیم رہے۔ آپ برطانیہ اور بعض دیگر ممالک میں ہندوستان کے ہائی کمشنر بھی رہے ہیں۔ ۱۹۴۱ء میں آپ وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل میں لاء ممبر بنائے گئے۔ ۱۹۴۲ء میں ڈیفنس ممبر بنے علاوہ ازیں آپ نے "پیسیفک وار کونسل"۔ "امپیریل وار کیبنٹ" اور سان فرانسسکو کانفرنس میں ہندوستان کی نمائندگی کے فرائض بھی سرانجام دیئے۔ ۱۹۴۵ء میں آپ استعفیٰ دے کر مسلم لیگ میں شامل ہوگئے۔ بعد میں مسلم لیگ کے ٹکٹ پر پنجاب اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے۔ نیز مجلس دستور ساز کی رکنیت بھی آپ کے حصے میں آئی۔ جس کے آپ ابھی تک ممبر ہیں۔ اپریل ۱۹۵۰ء میں آپ مشرقی بنگال کے گورنر مقرر ہوئے۔ اسی سال مارچ کے آخر میں دولتانہ وزارت کے مستعفی ہونے کے بعد پنجاب مسلم لیگ اسمبلی پارٹی نے آپ کو اپنا لیڈر منتخب کیا۔ چنانچہ گورنر مشرقی بنگال کے عہدے سے مستعفی ہونے کے بعد کل آپ نے وزیر اعلیٰ پنجاب کی حیثیت سے اپنے نئے عہدے کا حلف اٹھایا۔ آپ نے لاہور اور آکسفورڈ میں تعلیم پائی۔ آپ کئی کتابوں کے مصنف بھی ہیں۔

وزیر اعلیٰ پنجاب کی تقریر (بقیہ صفحہ اول)

بعض ایسے بھی ہیں۔ جو پاکستان کی ان خدمات سے ناخوش ہیں۔ جو اس نے دیگر اسلامی ممالک کو غلامی سے نجات دلانے اور انہیں باہم متحد کرنے کے سلسلے میں سرانجام دی ہیں۔ آپ نے کہا۔ اسلامی تاریخ گواہ ہے۔ کہ عالم اسلام پر پہلے بھی کئی ایسے مواقع آئے ہیں۔ کہ جب اپنوں ہی نے دشمنوں کے ہاتھ میں کھیل کر اسلامی مسائل کو فتنہ و فساد برپا کرنے کا بہانہ بنایا جس کے نتیجے میں کئی اسلامی سلطنتیں تباہ ہوگئیں۔ اور ان کے باشندوں کو غلام بن کر زندگی گذارنی پڑی۔ آپ نے فرقے داری کے خطرات سے آگاہ کرتے ہوئے عوام سے اپیل کی۔ کہ وہ دشمنوں اور ان کے ایجنٹوں کی سرگرمیوں سے علیحدہ رہیں۔ آپ نے مارشل لاء کے ناظم اعلیٰ میجر جنرل محمد اعظم اور ان کے فوجی سپاہیوں کی حسن کارکردگی پر ان کا شکریہ ادا کیا۔ آپ نے یقین دلایا کہ میری حکومت جن مسائل کی طرف خاص توجہ دیگی۔ ان میں خوراک کی فراہمی بدعنوانیوں کا استیصال اور معاشرتی انصاف شامل ہے۔ دوران تقریر میں آپ نے یہ بھی فرمایا۔ کہ میں ختم نبوت پر پورا ایمان رکھتا ہوں۔ اسلامی اصولوں

موجودہ نسل جمہوریت رواداری اور عدل و انصاف کی اہل ثابت نہیں ہوئی

ڈاکٹر بشیر احمد وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی کی تقریر

ڈاکٹر بشیر احمد وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی نے گورنمنٹ کالج چکوال کے جلسۂ تقسیم اسناد میں خطبۂ صدارت دیتے ہوئے کہا۔ کہ آج نہ صرف ہمارے ملک میں بلکہ ساری دنیائے اسلام میں انڈونیشیا سے مراکش تک اور بحرالکاہل سے بحر اوقیانوس تک ہماری عسکری اہمیت کی وجہ سے یہ حالت ہے۔ کہ دنیا کی بڑی بڑی قومیں ہمارے نصب العین میں دلچسپی لے رہی ہیں۔ اس لئے اب ہمیں پہلے سے کہیں زیادہ چوکنا رہنا چاہیئے۔ ہمیں یہ ثابت کرنے کے لئے سرگرم کار ہو جانا چاہیئے۔ کہ اسلام ایک جامد عقیدہ نہیں۔ ایک زندہ طاقت ہے۔ تشکیل پاکستان کا مقصد یہ تھا۔ کہ ایک ایسی ثقافت کو نشو و ارتقاء میں مدد دی جائے جسے بنی نوع انسان کی خوشحالی میں بہت بڑا حصہ لینا ہے۔ تخلیق پاکستان کا مقصد ایک ایسی مملکت کی تعمیر تھا۔ جہاں جمہوریت۔ انسانی اخوت رواداری۔ انصاف اور عدل کے اسلامی اصول عمل میں لائے جائیں۔ غالباً موجودہ نسل نے اپنے آپ کو اس کام کا اہل ثابت نہیں کیا۔ اب اصولوں کو حقیقت کا روپ دینے کی ذمہ داری نوجوانوں پر ہے۔ جو کل کے رہنما ہیں۔ اور جن سے قوم کی امیدیں وابستہ ہیں۔ آئیے ہم اپنی ماضی کی تاریخ اور نیک اصولوں سے سبق حاصل کریں۔ اور اپنی زندگیوں کو ایک ایسے سانچے میں ڈھالیں۔ جو ہمیں منزل کے قریب پہنچنے میں مدد دے۔ ہر شخص کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے ملک اور قوم کی بے لوث خدمت کرے۔ اور اس میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرے۔ آپ لوگوں پر تعلیم کی مہر ثبت ہے۔ آپ واضح طور پر سوچنے سمجھنے کے قابل ہیں۔ اس لئے دوسروں کی نسبت آپ کی ذمہ داری زیادہ ہے۔ ہمیں امید ہے۔ کہ آپ سچائی کے پیغام اور اسلام کے پیغام کے علمبردار ہوں گے۔ اور اپنے مقصد سے بے پناہ وابستگی۔ قربانی اور محنت سے قوم کو اس کے نصب العین تک پہنچا دیں گے۔ آپ جہاں بھی جائیں۔ اور زندگی کے کسی شعبے میں کام کریں۔ ہمیں توقع ہے۔ کہ آپ فرض کی ادائیگی میں نہ کسی خوف کا شکار ہوں گے۔ نہ کسی سے بے جا رعایت کریں گے۔ ہمیں توقع ہے۔ کہ آپ ذاتی مفاد سے بالاتر رہتے ہوئے ملک اور قوم کی خدمت کو اپنی زندگی کا مقصد بنائیں گے۔ ڈاکٹر بشیر احمد نے نئے گریجوایٹوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔ آپ نے جو علم اور تجربہ حاصل کیا۔ اسے زندگی میں صرف اپنے لئے نہیں۔ دوسروں کے فائدے کے لئے بھی استعمال کیجیئے۔ میں اس طرزِ عمل کی شدید مذمت کرتا ہوں۔ کہ تعلیم کا مقصد صرف یہ ہو۔ کہ امتحان پاس کئے جائیں۔ اور کسی نہ کسی طرح ڈگریاں اور ڈپلومے حاصل کرکے موجودہ حالات میں روٹی کمائی جائے۔ شاید اس طرزِ عمل کے لئے جزوی طور پر والدین بھی ذمہ دار ہیں۔ اسی طرزِ عمل نے ہمارے تعلیمی معیار کو گھٹایا ہے اور ہمارے ملک کو تعلیم یافتہ نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ امتحان پاس کرنا آپ کا مطمح نظر نہیں ہونا چاہیئے بلکہ اسے صرف علم کے حصول کے لئے ایک ذریعہ سمجھئے۔ کہ آپ نے تعلیم کے ذریعے دانش اور اخلاق کا حصول سیکھنا ہے۔ تاکہ آپ اس ملک میں ایک نئی تہذیب کی تعمیر میں حصہ لے سکیں۔"

سندھ میں تپ دق کا زور

حیدر آباد (سندھ) ۲ر اپریل محکمہ صحت کے اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ گذشتہ تین ماہ کے اندر سندھ میں پچاس اشخاص دق کا شکار ہو چکے ہیں۔ شروع سال کے ان تینوں مہینوں میں چیچک کا زور البتہ کم رہا۔ مگر پھر بھی تین بچے ضائع ہوگئے۔ اس کے علاوہ حیدر آباد میں تین ضعیف مرد اور تین عورتیں اس مرض میں مریں۔ جن کی عمریں سو سو برس کی تھیں۔ ان تین مہینوں کے اندر بارہ سو بچے پیدا ہوئے۔ اور ساڑھے سات سو مرے۔

فاروق کو سیاست سے الگ رہنے کی ہدایت

قاہرہ ۲ر اپریل۔ اطالوی حکومت نے سابق شاہ فاروق کو مطلع کر دیا ہے۔ کہ وہ ہر طرح کی سیاسی سرگرمیوں سے الگ رہیں۔ مصر میں اطالوی سفیر نے مصری وزیر خارجہ کو اپنی حکومت کے اس اقدام کی اطلاع کر دی ہے۔

روسی بحری دستہ بھی شریک ہوگا

ماسکو ۲ر اپریل۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ روس برطانیہ کی دعوت پر ملکہ الزبتھ کے جشن تاجپوشی میں شرکت کرنے کے لئے اپنی بحری فوج کا ایک دستہ لندن بھیجے گا۔

تخفیف اسلحہ کی روسی ترمیم پر رد عمل

اقوام متحدہ ۳ر اپریل۔ روس نے تخفیف اسلحہ کے کمیشن میں جو ترمیمیں کل پیش کی ہیں اس کا مغربی طاقتوں کے نمائندوں نے محتاط خیر مقدم کیا ہے۔ روس نے تخفیف اسلحہ سے متعلق کل جو ترمیمیں پیش کی ہیں۔ ان میں مغربی طاقتوں کے منصوبے کی زیادہ تر تجویزوں کو کافی حد تک تسلیم کر لیا گیا ہے۔

۴ ہو سکتا ہے۔ جب تک وہ پاکستانی شہریت کے قانون مجریہ ۱۹۵۱ء اور اس کے تحت مرتب کردہ قواعد کے مطابق

جنوبی ہند میں ہندو مذہب کے خلاف بغاوت

تریوچیراپال۔ ۲ر اپریل۔ جنوبی ہند کے دراوڑیوں نے ہندو مذہب کے خلاف بغاوت پیدا کر دی۔ دراوڑی ہندوستان کے قدیم باشندے ہیں۔ انہوں نے ہندو مذہب کے خلاف بغاوت کا اعلان کر دیا ہے۔ اور ان کے لیڈر مسٹر ای وی راما سوامی نائیکر نے جو دراوڑستان کے قیام کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ بتوں کو توڑنے اور برباد کرنے کی مہم شروع کرنے کا اعلان کیا ہے۔ مسٹر نائیکر نے اس پروگرام کا اعلان کرنے کے ساتھ ہی یہ اعلان بھی کیا ہے کہ اب ان کی پوری قوت اس بات پر صرف ہوگی کہ جلد از جلد دراوڑستان قائم ہو۔ آپ نے کہا کہ ہم اس نئے صوبہ کا صدر شمالی ہند کے کسی ہندو کو نہ بننے دیں گے۔

راشن کارڈوں کی مکمل جانچ ہوگی

کراچی ۲ر اپریل۔ ایسے واقعات کا پتہ چلا ہے۔ کہ ایک ہی کنبہ نے ایک سے زیادہ ڈیکلریشن فارم پُر کرکے ایک سے زائد کارڈ حاصل کئے۔ اور غلط ناموں سے فرضی کارڈ حاصل کئے ہیں۔ کچھ صورتوں میں متن کے اندر دھوکہ بازی سے افراد کنبہ کی تعداد بڑھا دی گئی ہے۔ اس لئے یہ ضروری ہوگیا ہے کہ کنبہ کے تمام افراد کی نیز وارڈ راشننگ دفتروں کے ریکارڈ کی جانچ کی جائے۔ راشننگ ڈیپارٹمنٹ کے انکوائری انسپکٹر اپنے حلقوں کے سکونتی مقامات کے دورے کریں گے۔ عوام سے درخواست کی جاتی ہے کہ عملہ سے تعاون کریں۔ اور اسے اپنے راشن کارڈ دکھائیں۔ نیز مطلوبہ معلومات بھی فراہم کریں۔ عوام سے یہ بھی درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ کنبہ یا کارخانہ کے موجودہ راشن کارڈوں میں کسی تبدیلی کے لئے یا نئے راشن کارڈوں کے لئے درخواستوں پر کسی جے پی یا گزیٹیڈ افسر یا کسی رجسٹر شدہ جمعیت انجمن یا سوسائٹی کے صدر یا اعزازی معتمد سے تصدیق کرائیں۔ اور تصدیق کرنے والے صاحبان سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ سرٹیفکیٹوں پر دستخط کرنے سے پہلے درخواست کی اصلیت کی جانچ کرلیں۔

غیر ممالک میں مقیم پاکستانی

کراچی ۲ر اپریل۔ جاپان اور برطانیہ میں مقیم پاکستانی باشندوں کی تعداد علی الترتیب اندازاً ۱۸ اور ۲۵۰۰۰ ہے۔ ملایا۔ جنوبی افریقہ اور کینیا میں پاکستانی باشندوں کی تعداد کا اس وقت تک اندازہ نہیں

اور روایات پر مجھے فخر ہے۔ میں صوبے میں اسلامی جذبے کو زندہ کرنے کی پوری کوشش کروں گا۔

بھارت کیلئے مقبوضہ کشمیر میں ۲۱ ہزار فوج رکھنے کی کوئی وجہ جواز موجود نہیں

چودھری محمد ظفراللہ خاں کا ڈاکٹر گراہم کے نام مکتوب

راولپنڈی ۲ر اپریل۔ پاکستان کے وزیر خارجہ چودھری محمد ظفراللہ خاں نے یکم فروری کو اقوام متحدہ کے نمائندہ کشمیر ڈاکٹر فرینک گراہم کو جو خط لکھا وہ آج شائع کر دیا گیا۔ اپنے اس خط کے ساتھ وزیر خارجہ پاکستان نے پاکستانی وفد کے نظریات کے متعلق ایک یادداشت بھی منسلک کی ہے۔ ان نظریات کا اظہار جینوا کی کانفرنس میں ۴ر فروری سے ۱۷ر فروری تک کی گفت و شنید کے دوران میں کیا گیا تھا۔ اسی یادداشت کا مسودہ اور ڈاکٹر گراہم کی ۱۴ر فروری ۵۳ء کی نئی تجاویز بھی اس خط کے ساتھ ہی شائع کی گئی ہیں۔ ڈاکٹر گراہم کے نام وزیر خارجہ پاکستان کا خط مندرجہ ذیل ہے:۔ "۱۴ر فروری ۵۳ء کو آپ نے مجھے اپنی بارہ تجاویز کا نظر ثانی کیا ہوا مسودہ بھیجا۔ اس کے ساتھ ایک خط بھی تھا جس میں ان تجاویز پر میرے تبصرے کے لئے کہا گیا تھا۔

۱۶ر فروری کو مجھے آپ سے ان تجاویز پر بحث کرنے کا موقع ملا۔ اور اس ملاقات میں میں نے آپ سے درخواست کی۔ کہ خط متارکہ جنگ کے بھارتی علاقہ میں آپ نے ۲۱ ہزار بھارتی اور ریاستی فوجیں رکھنے کی جو تجویز پیش کی ہے۔ اس کا جواز بتایا جائے۔ اور آپ کا جواب صرف یہ تھا۔ کہ یہ تجویز اس لئے تیار کی گئی ہے۔ تاکہ اس کے متعلق حکومت بھارت کو رضامند کیا جا سکے۔ آپ کی خواہش کے مطابق اس خط کے ہمراہ میں اپنے نظریات کے متعلق ایک مختصر بیان منسلک کر رہا ہوں۔ جس میں جینوا کے مذاکرات اور ۱۶ر فروری ۵۳ء کو میری اور آپ کی گفت و شنید کو مختصراً شامل کیا گیا ہے۔

اس ملاقات کے دوران میں میں نے آپ کو بتایا تھا کہ منسلکہ یادداشت کے پیراگراف (بی) میں مختصراً جو نظریہ پیش کیا گیا ہے۔ اس کے پیش نظر یہ مناسب نہیں ہوگا۔ کہ میں ان تجاویز کو حکومت پاکستان کے پاس بھیجوں۔ لیکن اگر آپ کی خواہش ہو۔ تو میں ان تجاویز کو حکومت پاکستان کے پاس بھیجنے کے لئے بھی تیار رہوں۔

چودھری ظفراللہ کے اس خط کے ساتھ جو یادداشت منسلک ہے۔ اس میں سلامتی کونسل کی ۲۲ر دسمبر ۵۲ء کی قرارداد کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا گیا ہے۔ کہ اس قرارداد میں پاکستان اور بھارت کی حکومتوں کو اقوام متحدہ کے نمائندہ کی زیر نگرانی ریاست جموں و کشمیر میں فوجوں کے انخلاء کے سوال پر گفت و شنید کے لئے کہا گیا تھا۔ قرارداد میں کہا گیا تھا۔ کہ پاکستان کی طرف سے ۳ سے ۶ ہزار تک اور بھارت کی طرف ۱۲ سے ۱۸ ہزار تک مسلح فوجیں رکھنے کی تجویز تھی۔ اور اسی تجویز پر مذاکرات کے لئے کہا گیا تھا۔ حکومت پاکستان نے سلامتی کونسل کی اس قرارداد کو منظور کر لیا۔ مگر بھارت نے اسے مسترد کر دیا۔ جس کی بناء پر اقوام متحدہ کے نمائندہ سے دونوں ملکوں کو گفت و شنید کے لئے رضامند کرنے کے لئے ایک فارمولا تیار کیا۔ جو منظور کر لیا گیا۔ بہرحال پاکستانی وفد کے لیڈر نے یہ بات واضح کر دی۔ کہ اگر اقوام متحدہ کے کشمیر کمشن کی دونوں قراردادوں کی بنیاد پر کوئی سمجھوتہ نہ ہو سکا۔ اور اگر نمائندہ کشمیر کی ۱۲ تجاویز پر نظر ثانی کرنے کی ضرورت پیش آئے تو پاکستان اس پر اصرار کرے گا۔ کہ سلامتی کونسل نے اپنی ۲۳ر دسمبر ۵۲ء کی قرارداد میں فوجوں کی جو تعداد مقرر کی ہے وہ اس پر قائم رہے۔ پاکستانی وفد نے ۵ر فروری ۵۳ء کو یہ یقین دلا دیا تھا۔ کہ جب اصولوں پر تسلی بخش معاہدہ ہو جائے۔ تو پاکستان اپنی تمام ذمہ داریاں پوری کر دے گا۔ اب صرف یہ رہ گیا۔ کہ بھارت کی فوجوں کا کشمیر سے انخلاء کرانے کے لئے بھارت سرکار کی منظوری حاصل کی جائے۔ پاکستان کو یہ علم نہیں۔ کہ اقوام متحدہ کے نمائندے نے اس سلسلہ میں کیا کوشش کی ہے۔ جب اقوام متحدہ کے نمائندہ بھارت کو رضامند کرنے میں ناکام ہوئے۔ تو انہوں نے اپنی سابقہ ۱۲ تجاویز پر نظر ثانی کی۔ نظر ثانی کی ہوئی ان تجاویز پر پاکستان کا ردعمل یہ ہے۔ کہ اول تو یہ سلامتی کونسل کی ۲۲ر دسمبر ۵۲ء والی قرارداد کے منافی ہیں۔ دوسرے اقوام متحدہ کے نمائندے نے فوجوں کی تعداد میں جو ردوبدل کیا۔ اس کی کوئی وجہ نہیں بتائی گئی۔ نمائندہ اقوام متحدہ نے یک طرفہ کارروائی کی ہے۔ اور بھارتی فوجوں کی تعداد بڑھا کر ۲۱ ہزار کر دی ہے۔ مگر آزاد کشمیر میں صرف ۶ ہزار مقامی فوج رکھنے کے لئے کہا گیا۔ جس سے یہ ظاہر ہے۔ کہ آزاد کشمیر کی سلامتی سخت خطرے میں پڑ جائے گی۔ تیسرے تجاویز کے اس حصے کی سابقہ تجاویز کی خلاف ورزی بھی ہوگی۔ جسے دونوں ملک منظور کر چکے ہیں۔ نئے اعداد و شمار صرف اس لئے پیش کئے گئے ہیں۔ کہ بھارت کی رضامندی حاصل ہو جائے۔ اس طرح آزاد کشمیر کے تحفظ کو نظرانداز کر دیا گیا ہے۔ اقوام متحدہ کے نمائندہ کشمیر جس طرح بھارت کے دباؤ سے مجبور ہو رہے ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ وہ خود بھارتی نظریات کے حامی ہیں۔ اس سے بھارت کو یہ واضح اشارہ ملتا ہے۔ کہ وہ جتنا زیادہ دباؤ ڈالے گا۔ اور ہٹ دھرمی کا رویہ رکھے گا۔ اسی سے ایک ایسا معاہدہ ہو جائے گا جو خود بھارت کی شرائط پر ہوگا۔

خواجہ ناظم الدین اور نہرو مسئلہ کشمیر کے متعلق بھی بات چیت کریں گے

کراچی ۲ر اپریل۔ بھارت اور پاکستان کے وزرائے اعظم پنڈت نہرو اور خواجہ ناظم الدین کی ملاقات کی خبر پر یہاں اطمینان کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ جسے اگرچہ ابھی تک ذمہ دار حلقے بہت محتاط ہیں۔ اور اس بارے میں رائے زنی سے محترز ہیں۔ پنڈت نہرو اور خواجہ ناظم الدین کی مراسلت کو سختی کے ساتھ صیغہ راز میں رکھا جا رہا ہے۔ لیکن باور کیا جاتا ہے۔ کہ مختلف متنازعہ مسائل کے ساتھ ساتھ مجوزہ ملاقات میں کشمیر کے سوال پر بھی بات چیت ہوگی۔ لیکن نہری پانی کا مسئلہ زیر بحث نہیں آئے گا۔ کیونکہ اس سلسلے میں عالمی بنک کے ساتھ گفت و شنید چل رہی ہے۔

دہلی میں ۲۲ گرفتاریاں

دہلی ۲ر اپریل۔ کل جموں ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں یہاں ۲۲ ستیہ گرہی گرفتار کر لئے گئے۔ یہ ستیہ گرہ کا انتیسواں دن تھا۔ امرت سر سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ تین روپوش جن سنگھی ورکروں کے خلاف پولیس نے اقدام کیا۔ اور ان میں سے دو کی جائیداد ضبط کر لی گئی۔

پولیس نے ۱۵۰ فسادیوں کو گرفتار کر لیا

کلکتہ ۲ر اپریل۔ گذشتہ منگل کو کلکتہ میں جو فساد ہوا تھا۔ اس سلسلے میں اب تک ۱۵۰ افراد گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ اس فساد میں اب تک دو آدمی ہلاک اور تقریباً ایک درجن زخمی ہوئے۔ شمالی کلکتہ کے اس فساد میں طرفین نے دستی بم۔ چاقوؤں لاٹھیوں اور سوڈا واٹر کی بوتلوں کا آزادانہ استعمال کیا گیا۔

پاکستان کے مشہور پہلوان حمیدہ کا انتقال

کولہاپور ۲ر اپریل۔ آج رات یہاں رستم ہند پاکستان حمیدہ پہلوان انتقال کر گئے۔ رات کو ۹ بجے ان کے درد گردہ اٹھا۔ اور اس کے کچھ دیر بعد وہ انتقال کر گئے۔ حمیدہ پہلوان پاکستان کے دوسرے پہلوانوں کے ہمراہ ساری دنیا کے دورہ پر حال ہی میں لاہور سے روانہ ہوئے تھے۔ اور ان دنوں کولہاپور میں مقیم تھے۔ ان کی عمر ۵۴ سال تھی۔

دو چھوٹے علاقوں میں آبادی کا تبادلہ کیا جائیگا

کراچی ۲ر اپریل۔ ریاست کوچ بہار کے مسلم آبادی کے ان علاقوں کا جو پاکستانی علاقے سے گھرے ہوئے ہیں۔ پاکستان کے ہندو آبادی کے ان علاقوں سے جو بھارتی علاقے سے گھرے ہوئے ہیں۔ تبادلہ کرنے کے سوال پر حکومت پاکستان اور بھارتی حکومت کے درمیان گفت و شنید ہو رہی ہے۔ ان علاقوں کے نظم و نسق کو بہتر بنانے کے سلسلے میں مغربی اور مشرقی بنگال کے چیف سکرٹریوں کے درمیان بات چیت ہوئی تھی۔ اور ایک دوسرے ملک کے افسروں کو اپنے فرائض انجام دینے کے سلسلے میں سفر کی سہولتیں دینے کے سوال پر غور کیا گیا تھا۔ حالیہ پاسپورٹ کانفرنس میں بھی یہ سوال زیر بحث آیا تھا۔

سترہ من وزنی تار چرا لیا گیا

کراچی ۲ر اپریل۔ چوروں کے ایک گروہ نے منگھو پیر روڈ سے ٹیلیگراف کے کھمبوں پر سے ۸۴ ہنڈرڈ ویٹ (تقریباً ۷۰ من) تانبے کا تار چرا لیا۔ کچھ روز پہلے کنٹری کلب اور لانڈھی کے درمیان اسی طرح تاروں کی چوری سے ریڈیو پاکستان کی نشریات میں خلل واقع ہو چکا ہے۔ گذشتہ ہفتے مقامی پولیس اور سی آئی ڈی نے ۲۰ من چوری کا تار برآمد کر لیا تھا۔ یہ تار ایک کار میں لاد کرے جایا جا رہا تھا۔ پولیس ابھی تک مزید تفتیش میں مصروف ہے۔

پبلک کال کی شرحیں کم کر دی گئیں

کراچی ۲ر اپریل۔ پبلک کال دفاتر کو استعمال کرنے کی فیس میں کمی کر دی گئی ہے۔ تین منٹ کے وقفہ کے لئے معمولی کال کی تخفیف شدہ شرحیں حسب ذیل ہوں گی۔ ان پبلک کال دفاتر کے لئے جو اپنے مرکزی ایکسچینج سے تین میل کے اندر ہوں۔ دو آنے۔ ان پبلک کال دفاتر کے لئے جو اپنے مرکزی ایکسچینج سے تین میل سے زائد لیکن سات میل کے اندر ہوں۔ ۴ر۔ ان پبلک کال دفاتر کے لئے جو اپنے مرکزی ایکسچینج سے سات میل سے زائد لیکن ساڑھے بارہ میل کے اندر ہوں۔ ۶ آنے پہلے ساڑھے بارہ میل کے بعد ہر ساڑھے ۱۲ میل یا اسی کے کسی حصہ کے لئے ۳ آنے۔

جاپان کے ساتھ تجارتی مذاکرات میں تعطل

کراچی ۲ر اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ پاکستان اور جاپان کے درمیان تجارتی معاہدے کے متعلق ٹوکیو میں جو گفت و شنید ہو رہی تھی۔ اس میں تعطل پیدا ہو گیا ہے۔ چنانچہ چیف کنٹرولر آف امپورٹس اینڈ ایکسپورٹس حکومت پاکستان سے اس سلسلے میں مشورہ کرنے کے لئے عنقریب ٹوکیو سے کراچی واپس پہنچنے والے ہیں۔ مزید معلوم ہوا ہے۔ کہ جاپان کو معاہدے کی بعض شرائط سے اختلاف ہے۔ اور وہ اس وقت تک پاکستانی کپاس کثیر مقدار میں لینے کے لئے تیار نہیں ہے۔ جب تک جاپان سے پاکستان کثیر مقدار میں جاپانی کپڑا نہ خریدے۔ جاپان نے محصولات میں رعایت دئے جانے کا مطالبہ